# حضرت مولانا غلام محی الدین احمد مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ

## ابتدائی حالات:

آپ کا اسم گرامی غلام محی الدین احمدؒ ابن میاں محمد ابن حافظ محمد حسن ابن مولانا ابراہیمؒ ہے۔آپؒ 1275ھ/ 1858ء مکھڈ شریف میں پیدا ہوئے۔آپؒ کے آباؤ اجداد کا مولد و مسکن تھوہا محرم خان (تحصیل تلہ گنگ) تھا۔حضرت مولانا ابراہیمؒ کا مزار مبارک تھوہا محرم خاں میں ہے۔حضرت مولانا ابراہیمؒ کے تین صاحبزادے ہوئے۔جن کے اسمائے مبارک حافظ محمد محسنؒ، مولانا غلام حسنؒ اور حضرت محمد اکرمؒ ہیں۔حافظ محمد حسنؒ اور مولانا غلام حسنؒ سگے بھائی تھے۔ حضرت محمد اکرمؒ کی والدہ الگ تھیں۔

حافظ محمد محسنؒ تنڑا کے قصبہ ترنگ میلہ میں قیام پذیر ہوئے۔مولانا غلام حسنؒ نے للیانی (سرگودھا) میں سکونت اختیار کی۔محمد اکرمؒ ابتداً والد مکرمؒ کے ساتھ رہے بعدازاں اُن کے وصال کے بعد ڈھڈیاں (سرگودھا) میں سکونت اختیار کی۔حضرت حافظ محمد محسنؒ کچھ عرصہ وہیں ترنگ میلہ (طورنگ میلہ) میں مقیم رہے۔پھر مکھڈ شریف تشریف لائے اور جامع مسجد (مسجد حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ) سے ملحقہ حجروں میں مقیم ہوئے اور قرآن مجید کی تعلیم شروع کر دی۔علاقہ کے لوگ آپؒ کے فیضان سے مستفید ہوئے۔آپؒ کا وصال مسجد سے ملحقہ حجروں میں ہوا۔مزار مبارک خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ سے ملحقہ مسجد سے متصل جنوبی مینار کے سائے میں مولانا عبدالقدوسؒ چھچھوی کے شرقی جانب مرجع خلائق ہے۔

## حصول علم:

آپؒ نے ابتدائی تعلیم مکھڈ شریف کی درسگاہ میں حاصل کی۔بعدازاں بھٹو، فتح جنگ میں مولانا محمد قاسمؒ کے پاس زیرتعلیم رہے۔جن دنوں حضرت مولانا زین الدینؒ مکھڈی کا وصال ہوا تو آپؒ یہاں شرح ملا جامی و عبدالغفور پڑھتے تھے۔آپ کے چھوٹے بھائی حضرت شمس الدینؒ مکھڈی بھی ساتھ تھے۔ مولانا عبدالنبیؒ نے تذکرۃ المحبوب میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا زین الدین مکھڈی رضی اللہ عنہ کے وصال کی اطلاع ان تک چھ دن کے بعد پہنچی۔حضرت زینت الاولیاء رضی اللہ عنہ کا وصال 13 محرم الحرام 1295ھ کو ہوا۔پیارے مرشد اور ناناجانؒ کی رحلت کے بعد دونوں بھائی دس سال تک حصول علم میں مصروف رہے۔1305ھ میں خانقاہ مبارک کے سجادہ نشین ہوئے۔آپؒ نے دنیا کو اسلام کے بارے میں اپنے باقاعدہ اور روحانی علم منور کیا۔مولانا محمدؒ قاسم بھٹووالا (فتح جنگ)، مولانا خورشید لنگڑیالویؒ، مولانا حافظ عبدالقدوس چھچھویؒ اور مولانا خان محمد مرجانویؒ جیسے جید علماء ہیں جن سے حضرت مولانا غلام محی الدینؒ نے تعلیم پائی۔اس کے علاوہ ہندوستان کے کئی مدارس سے بھی آپؒ علم حاصل کرتے رہے۔

## بیعت وخلافت:

آپؒ کی بیعت اپنے نانا حضرت خواجہ زین الدینؒ معروف بہ زینت الاولیاء سے تھی۔1295ھ، صفر المظفر کو حضرت غلام محی الدین مکھڈی غوث زماں حضرت شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک میں حاضری کے لیے تونسہ مقدسہ تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ اللہ بخش غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کی دستار بندی فرمائی۔دوسرے سال دوبارہ عرس مبارک پر حاضر ہوئے تو حضرت اللہ بخش غریب نواز نے خلافت عطا فرمائی۔ بیعت کی اجازت کے ساتھ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کی جانشینی کا منصب عطا فرمایا۔حضرت اللہ بخش غریب نوازؒ، آپؒ کے ساتھ حد درجہ شفقت فرماتے۔آپؒ اپنے حضرت خواجہ صاحبؒ کے سفر وحضر میں انؒ کے حسبِ حکم انؒ کے ساتھ رہتے۔1299ھ میں جب اللہ بخش غریب نوازؒ نے سفر حج کا ارادہ فرمایا تو آپ کو بھی ہمسفری کا دعوت نامہ بھیجا گیا۔اپنی نانی صاحبہؒ سے دیر سے اجازت ملنے کے سبب آپ سفر میں فوری شریک تو نہ ہو سکے لیکن بذریعہ بحری جہاز بمبئی (ممبئی) مکہ مکرمہ میں حضرت خواجہ اللہ بخش غریب نوازؒ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔چھ ماہ کے اس سفر کے دوران حضرت کی ذات والا شان سے فیوض و برکات کا حصول ایک یقینی امر تھا۔

## ازدواجی زندگی:

آپؒ نے تین شادیاں کیں۔ ڈھوک لاہم، کھرپا (تحصیل پنڈی گھیب)، تھوہا محرم خان (تحصیل، تلہ گنگ) اور ایک کالاباغ (ضلع میانوالی) سے۔

## اولاد اطہار:

اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے تین صاحبزادے اللہ رب العزت نے عطا کیے۔ تینوں علم وفضل میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان صاحبزادگان والا شان کے اسمائے مبارک یوں ہیں:

ا۔ حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ (م ۳ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ مطابق جولائی 1969ء۔ مدفن مبارک: خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ)

۲۔ حضرت مولانا محمد الدین مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ مطابق 1975ء۔ مدفن مبارک: خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ)

۳۔ حضرت مولانا غلام زین الدین مکھڈیؒ ثم ترگوی (م ۲ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ مطابق جولائی 1978ء۔ مدفن مبارک ٹبہ شریف، ترگ تحصیل عیسی ضلع میانوالی)

## شاگردوخلفا:

آپؒ کے شاگردوخلفا میں حضرت مولانا محمد احمد الدین مکھڈیؒ، حضرت مولانا محمد الدین مکھڈیؒ، حضرت مولانا غلام زین الدین مکھڈیؒ ثم ترگوی، مولانا حسن چشتیؒ حیدرآبادی، صوفی عطامحمد خان عیسیٰ خیلوی اور مولانا شمس الدینؒ اخلاصی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

## معمولات:

حضرت مولانا محمد الدین مکھڈیؒ تذکرۃ الصدیقین میں اپنے والد مکرم کے روزمرہ معمولات کے ضمن میں یوں گویا ہیں:

حضرت پیرومرشدم حضرت زینت الاولیا کے سب اعمال وعادات ونشست وبرخاست میں پورے متبع تھے۔ تدریس علوم ظاہریہ سے جو وقت فارغ ملتا اس کو اوراد ونوافل عبادت الٰہی میں صرف فرماتے۔ شام وعشا کے درمیاں کا وقت اکثر درودخوانی میں صرف ہوتا تھا۔ نماز عشا کے بعد بھی کافی دیر تک آپؒ مسجد میں تشریف فرمارہتے۔ اس کے بعد مکان پر تشریف لے جا کر کھانا تناول فرما کر آرام فرماتے۔ عصر اور شام کے درمیاں کا وقت بھی مسجد میں تشریف فرمارہتے اور عبادت میں مصروفیت رہتی۔ ابتدائی ایام اوائل عمر میں تدریس پر زیادہ وقت صرف ہوتا تھا۔ اواخر عمر میں زیادہ وقت عبادت میں صرف ہوتا تھا۔ لیکن تدریس سے کوئی حصہ عمر کا خالی نہ تھا۔ چندعرصہ حضرت پیرومرشدم کی نظر مبارک بوجہ موتیابند کے بند ہوگئی تھی۔ اس وقت بھی آپ تدریس فرماتے رہے۔ کتب خانہ کی موجودہ وسیع و پرشکوہ عمارت آپ ہی کے عہد سجادگی میں بنوائی گئی۔ آپؒ کے ہی دور میں گنبدِ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے چاروں اطراف برآمدے تعمیر کروائے گئے۔ مسجد کو وسیع کیا گیا اور مرکزی تالاب بنایا گیا۔ جس کا پانی وضو اور دیگر ضروریات کے لیے استعمال میں لایا جاتا۔ طلبا کی رہائش کے لیے مسجد کے سامنے کئی رہائشی کمرے اور برآمدہ کی تعمیر کو مکمل کیا گیا جہاں حضرت مولانا غلام محی الدین احمدؒ زندگی بھر درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ متعدد علما وفضلا نے آپؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ آپؒ کے شاگردوں اور فیض یافتگان میں مولانا شمس الدینؒ اخلاصی جنھوں نے جنگ نامہ منسوب بہ قاسم نامہ کے نام سے ایک طویل فارسی مثنوی لکھی ہے، جس میں مناقب کے زیرعنوان انھوں نے حضرت خواجہ اللہ بخش تونسویؒ اور حضرت خواجہ غلام محی الدین احمدؒ کے لیے اپنا ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ اپنے پیرومرشد کیبارے میں یوں لکھتے ہیں:

حضرت مولانا غلام کی الدین احمد مکھڈیؒ تا دم آخریں درس وتدریس سے وابستہ رہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ علی الصبح اسباق شروع فرماتے اور رات گئے تک تعلیم وتدریس کا یہ سلسلہ جاری رہتا۔ کتابت کا بھی ذوقِ وافر آپ کو میسر تھا۔ کتب خانہ مولانا محمد علی مکھڈیؒ میں ایک مخطوطہ سراجی'' کا آپؒ

کے ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا محفوظ ہے۔ علاوہ ازیں مختلف موضوعات پر اپنے شاگردوں کو بھی تحریک دلاتے کہ لکھیں۔ کتب خانہ میں کچھ مختلف الموضوع پر ایسے مخطوطات موجود ہیں جو آپؒ کے ایما پر لکھے گئے۔

آپؒ اپنے حلقہ احباب، پیران عظام اور خلفا و شاگردوں کو باقاعدہ خطوں کے جواب لکھتے تھے۔ آخیر عمر میں منشیوں سے مکتوبات کے جوابات لکھواتے۔ تین مکتوبِ مبارک بنام صوفی عطاء محمد عیسیٰ خیلوی (میانوالی) کتب خانہ خانقاہِ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ میں محفوظ ہیں۔

## وصال مبارک:

آپؒ نے ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ مطابق 1920ء بروز منگل طلوع آفتاب وصال فرمایا۔ وصال کے وقت آپؒ کی عمر مبارک 63 سال تھی۔ آپؒ کا مزار مبارک حضرت مولانا محمد علی مکھڈیؒ کے مزارِ پرانوار سے متصل جانب غرب واقع ہے۔

..................☆☆☆..................